عالمی دعوت اسلامیہ

حلیمہ دو جہاں قرباں ہوں تیرے مقدر پر
تیرے کچے سے گھر میں رحمتِ پروردگار آئی

نورِ خدا
سیدہ حلیمہ کے گھر

مُفتی محمّد خاں قادری

عالمی دعوتِ اسلامیہ
۱۔ فصیح روڈ۔ اسلامیہ پارک۔ لاہور

عالمی دعوتِ اسلامیہ
کا
نصبُ العین

قرآن اور صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ

حکمت و ہدایت کے فیضان سے

علمی و فکری

دعوتی و تبلیغی

روحانی و اخلاقی

معاشرتی و سماجی

محاذوں

پر

جہدِ مسلسل جس کے ذریعے اسلام کے

احیاء اور غلبہ کا رستہ ہموار کیا جا سکے۔

آئیں!

آپ بھی عالمی دعوتِ اسلامیہ کی رُکنیت اختیار کر کے اس
عظیم دینی جدوجہد میں شریک ہو جائیں۔

شرفاء مکہ کا دستور تھا کہ شہر کے لوگ اپنے شیر خوار بچوں کو بدوی آبادی اور دیہات میں بھیجدیا کرتے تھے تاکہ بچے کھلی فضا میں بہتر نشو و نما پانے کے ساتھ ساتھ لسانی فصاحت و شستگی اور عرب کی خالص زبان حاصل کریں۔ مدّت رضاعت کے بعد معقول معاوضہ دے کر بچوں کو واپس لایا جاتا تھا۔ اسی لیے نواحِ مکّہ کے قبائل کی بدوی عورتیں سال میں دو مرتبہ — بہار اور خزاں میں — بچوں کی تلاش میں شہر مکہ آیا کرتی تھیں۔ چنانچہ اسی دستور کے مطابق اس سال قبیلہ بنو سعد کی جو دس عورتیں بچوں کو حاصل کرنے کے لیے مکہ آئیں ان میں ایک خاتون حلیمہ رض سعدیہ رض بھی تھیں۔ حلیمہ رض کے ساتھ شیر خوار عبداللہ نامی بچہ، ان کا شوہر حارث، اور ایک اونٹنی تھی۔ اس سفر کی روئیداد حضرت حلیمہ خود بیان کرتی ہیں۔

قدمت مکة فی نسوة من بنی سعد فالتمس بها الرضعاء فی سنة شهباء فقدمت علی اتان لی قمراء کانت اذمت بالرکب ومعی صبی لنا و شارف لنا والله ما تبض بقطرة و ما ننام لیلنا ذلك اجمع مع صبینا ذاك ما نجد فی ثدیی ما یغنیه ولا فی شارفنا ما یغنیه

(السیرة النبویه لابن کثیر ۱: ۲۲۵، ۲۲۶)

میں بنی سعد کے خاندان کیساتھ مکہ میں بچوں کو حاصل کرنے کے لیے آئی۔ حالت یہ تھی کہ اس سال شدید قحط تھا۔ میری سواری نہایت ہی کمزور اور لاغر تھی جس کا چلنا دشوار تھا میرے ساتھ ایک بچہ بھی تھا جو دودھ کے ساتھ سیر نہ ہو پاتا اور نہ ہی ہمارے پاس سیر ہو کر کھانے کے لیے کوئی چیز تھی ساری رات اس بچے کی روتے اور ہماری جاگتے بسر ہو جاتی۔

سواری کے لاغر ہونے کی وجہ سے حضرت حلیمہ مکہ میں دوسری دائیوں کے بعد

پہنچیں۔ تمام کی تمام عورتیں بچے حاصل کر چکی تھیں لیکن کسی خاتون نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو، یہ محسوس کرتے ہوئے کہ آپ یتیم ہیں لہٰذا معقول معاوضہ نہیں ملے گا، نہ لیا۔ جب حلیمہ کو پتہ چلا کہ سوائے آپ کے کوئی دوسرا بچہ نہیں رہا، اپنے خاوند سے کہا:

واللّٰہ انی اکرہ ان ارجع من بین صواحبی لیس معی رضیع لانطلقن الی ذلک الیتیم فلاخذنہ

اللہ کی قسم اب میں خالی نہیں جاؤں گی۔ میں اس یتیم بچے کے ہاں جاتی ہوں اور اسے ساتھ لے جاتی ہوں۔

(السیرۃ النبویہ لابن کثیر، ۱: ۲۲۶)

اس کے خاوند حارث نے کہا:

لا علیک ان تفعلی عسی اللہ ان یجعل لنا فیہ برکۃ۔

ایسا ضرور کر لینا چاہیئے۔ شاید اللہ تعالیٰ اسی میں برکت عطا فرمائے۔

(السیرۃ النبویہ لابن کثیر، ۱: ۲۲۶)

فرماتی ہیں کہ جب محلہ بنی ہاشم میں آپ کا مکان تلاش کرتی ہوئی میں وہاں پہنچی تو آپ کے دادا عبدالمطلب سے میری ملاقات ہوئی۔ آپ نے پوچھا:

من انت؟ تو کون ہے؟

میں نے عرض کیا:

انا امرۃ من بنی سعد میرا تعلق بنی سعد سے ہے۔

فرمایا:

ما اسمک؟ تیرا نام؟

میں نے اپنا نام حلیمہ بتایا:

فتبسم عبد المطلب و — تو وہ مسکرائے اور فرمایا بس بس
قال بخ بخ سعد وحلم — سعادت اور حلم کا اجتماع ہے۔ ان
خصلتان فيهما خير و — میں خیر اور عزت ہی عزت ہے۔
عز الابد۔ (انسان العیون، ۱ : ۱۴۷)

نام وغیرہ پوچھنے کی وجہ یہ تھی کہ جب حلیمہ مکہ شریف میں داخل ہوئی تھیں تو عبد المطلب کو ہاتف غیبی کی طرف سے یہ آواز آئی تھی :

ما ان له غير الحليمة مرضعة
نعم الامينة هي على الابرار

آپ کے بیٹے کو حلیمہ خاتون کے علاوہ دودھ پلانے کے لیے کوئی عورت نہیں لے جائے گی اور وہ نیک اور امانت دار خاتون ہے۔

(سبل الہدیٰ والرشاد، ۱ : ۳۷۰، آثار المحمدیہ، ۱ : ۷۴)

آپ کے دادا کے علاوہ آپ کی والدہ ماجدہ کو بھی اس پر آگاہ کر دیا گیا تھا کیونکہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حلیمہ کو جب آپ کی دیگر عظمتوں سے آگاہ فرمایا تو ساتھ فرمایا :

قیل لی ثلاث لیال استرضعی — مجھے تین دن سے خواب میں کہا
ابنک فی بنی سعد ثم فی — جا رہا ہے کہ آپ اپنے بیٹے کے
ال ابی ذویب — لیے بنی سعد، آل ابی ذویب سے
(طبقات ابن سعد، ۱ : ۱۱۱) — دودھ پلانے کے لیے انتظام کرو۔

یہ سن کر حضرت حلیمہ نے عرض کیا :

فان زوجی ابو ذویب — میرا خاوند ہی ابو ذویب ہے۔

اس کے بعد عبد المطلب حلیمہ سے یوں مخاطب ہوئے :

"اے حلیمہ یہ میرا بچہ یتیم ہے۔ اسے دیگر خواتین اس لیے نہیں لے گئیں کہ

انہیں معقول معاوضہ کی امید نہ تھی۔ اگر تو پسند کرتی ہے کہ تیرے بخت جاگ جائیں تو اسے لے جا۔" حلیمہ نے انہیں کہا کہ آپ مجھے تھوڑی سی مہلت دیں تاکہ میں اپنے خاوند سے دوبارہ مشورہ کر لوں۔

فانصرفت الی صاحبی فاخبرتہ فکان اللہ قدف فی قلبہ فرحا و سرورا فقال لی یا حلیمہ خذیہ۔ (انسان العیون، ۱: ۱۴۷)	میں نے جاکر اپنے خاوند سے تمام ماجرا عرض کیا لیکن مجھے تعجب ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں اتنی خوشی اور فرحت پیدا کر دی تھی کہ فی الفور کہنے لگے کہ حلیمہ دیر مناسب نہیں اس خوش بخت بچے کو حاصل کر لے۔

میں جلدی سے واپس گئی تو حضرت عبدالمطلب میرا انتظار کر رہے تھے جب میں نے بچہ لانے کو کہا تو ان کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔ ساتھ چلنے کو کہا۔ آپ مجھے اس مکان میں لے گئے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ آپ کی والدہ نے مجھے خوش آمدید کہا۔

پہلی زیارت

جب میں مولدالنبی (جائے ولادت) میں داخل ہوئی تو دیکھا:

فاذا ھو مدرج فی ثوب صوف ابیض من اللبن و تحتہ حریرۃ خضراء راقد علی قفاہ لغطیفوح منہ رائحۃ المسک۔ (انسان العیون، ۱: ۱۴۷)	آپ دودھ سے بھی سفید اون کے کپڑے میں ملبوس ہیں اور نیچے سبز رنگ کا بچھونا ہے، آپ سوئے ہوئے تھے اور آپ کے جسم اطہر سے خوشبو کے حلے پھوٹ رہے تھے۔

جب کپڑے کو چہرۂ اقدس سے ہٹایا گیا،

فاشفقت ان اوقظہ من نومہ لحسنہ وجمالہ (انسان العیون ۱، ۱۴۷:۱)	تو میں آپ کے حسن و جمال میں اس طرح گم ہو گئی کہ مجھے جگانے کی ہمت نہ رہی۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی ان الفاظ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

پس بخواستم کہ بیدار می کنم اورا از خواب پس عاشق شدم بر حسن وجمال وے۔ (مدارج النبوۃ ۲: ۱۹)	جگانا چاہا مگر میں آپ کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو کر رہ گئی۔

جب میں کچھ سنبھلی تو میں نے نزدیک ہو کر آپ کے سینۂ اقدس پر ہاتھ رکھا:

فوضعت یدی علی صدرہ فتبسم ضاحکا وفتح عینیہ الیّ فخرج من عینیہ نور حتی دخل خلال السماء وانا انظر فقبلتہ بین عینیہ واخذتہ (آثار المحمدیہ لاحمد زینی دحلان ۱: ۴۷)	آپ نے تبسم فرمایا اور آنکھیں کھول کر مجھے دیکھا جب آپ نے آنکھیں کھولیں تو میں نے دیکھا کہ آنکھوں سے ایک نور نکل رہا ہے اور اس کی شعاعیں آسمان تک پھیلی ہوئی ہیں۔ میں رہ نہ سکی۔ میں نے آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان۔ (جبین مقدس پر) بوسہ دیا اور گود میں اٹھا لیا۔

صاحب سیرت حلبیہ نے حضرت حلیمہ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے:

وما حملنی علی اخذہ (ای فی ابتداء الامر) الا انی لم اجد غیرہ والا فما ذکرتہ	جب لینے گئی تھی تو مجبوری تھی کہ کوئی بچہ نہ ملا تھا لیکن جب نیارت سے مشرف ہو گئی تو اب آپ کو

من اوصافه مقتض لاخذه۔ ے جانا میرا تقاضا بن گیا۔

(سیرت حلبیہ، ۱: ۱۴۷)

حلیمہ کی گود میں

حلیمہ سعدیہ کے بارے میں منقول ہے کہ ان کے ایک پستان سے ان دنوں دودھ نہیں آ رہا تھا۔ اس ضمن میں امام ہمدانی سبعیات میں حلیمہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

ان احد ثدیی حلیمه کان لا یدر اللبن منه فلما وضعته فی فم رسول الله صلی الله علیه وسلم در اللبن۔

(انسان العیون، ۱: ۱۴۷)

کہ میرے ایک پستان سے دودھ نہیں آتا تھا۔ جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پیش کیا تو آپ کی برکت سے اس سے بھی دودھ جاری ہو گیا۔

آپ کی برکت سے میرے دوسرے بچے کو بھی سیر ہو کر دودھ پینا نصیب ہوا۔ میرا خاوند جب اونٹنی کا دودھ دوہنے لگا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہیں اور اس نے اتنا دودھ دیا کہ ہم تمام نے سیر ہو کر پیا۔ آج ہم نے اطمینان کے ساتھ رات بسر کی۔

عدل وانصاف

امام ابن سبعؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حلیمہ فرمایا کرتیں۔

کنت اعطیه صلی الله علیه وسلم الثدی فیشرب منه ثم احوله الی الثدی

میں جب آپ کو دایاں دودھ پیش کرتی تو آپ نوش فرماتے پھر بائیں جانب رُخِ انور کرتی تو

الا یسر فیأبیٰ ان یشرب منہ (سبل الھدیٰ ، ۱ : ۳۷۷)

تو آپ دودھ پینے سے انکار فرما دیتے۔

علماء امت نے بیان کیا کہ یہ اعراض عدل و انصاف کے تقاضے پورا کرنے کے لیے تھا۔

و ذلک من عدلہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ علم ان لہ شریکا فی الرضاعۃ۔ (سبل الھدیٰ ، ۱ : ۳۷۷)

یہ اعراض عدل کی وجہ سے تھا کیونکہ آپ کو علم تھا کہ میرے ساتھ دودھ پینے میں میرا دوسرا بھائی بھی شریک ہے۔

حجرِ اسود کا چہرۂ اقدس کے بوسے لینا

حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ رات گزارنے کے بعد جب ہم نے صبح واپسی کا ارادہ کیا تو خواہش ہوئی کہ جانے سے پہلے بیت اللہ شریف کا طواف کر لینا چاہیئے۔ چنانچہ میں آپ کو اٹھا کر حرم کعبہ میں لے گئی۔ طواف شروع کرنے سے پہلے میں نے چاہا کہ حجرِ اسود کو بوسہ دوں لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ جب آپ کو حجرِ اسود نے دیکھا تو اپنی جگہ سے حرکت کر کے آپ کی طرف بڑھا حتیٰ کہ چہرۂ اقدس کے ساتھ چمٹ کر اس نے بوسے لینے شروع کر دیئے۔

بیہقیٔ وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ اس روایت کو یوں نقل کرتے ہیں:

روی ان حلیمہ لما اخذتہ دخلت علی الاصنام فنکس الحبل رأسہ وکذا جمیع الاصنام من اماکنھا تعظیما لہ وجاءت بہ الی الحجر

یہ منقول ہے کہ جب حلیمہ آپ کو لے کر حرم کعبہ میں گئیں تو تمام بتوں نے اپنے سروں کو جھکا دیا وہ آپ کو حجرِ اسود کے پاس لے کر پہنچیں تو وہ دیکھتے ہی آپ کی طرف

الاسود لیقبله فخرج من	بڑھ کر آپ کے چہرۂ اقدس کے ساتھ
مکانه حتی التصق لوجهه	چمٹ گیا۔
الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ (المظہری، ۶ : ۵۲۸)	

سواری کی ایمان افروز گفت گو

آپ کی والدہ محترمہ اور دادا اکرم کی اجازت اور طواف کعبہ کے بعد جب حلیمہ اور اس کا شوہر واپس لوٹنے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری پہ بٹھایا گیا تو وہ سواری جو لاغر و کمزور تھی دفعتاً تندرست و توانا ہو گئی اور رفتار میں اتنی تیز کہ دیگر تمام سواریوں کو پیچھے چھوڑ دیا۔ حتیٰ کہ دیگر خواتین حلیمہ سے بار بار سوال کرتیں کہ کہیں آپ نے کی سواری تبدیل تو نہیں کر لی ؟ انہوں نے فرمایا سواری تو نہیں بدلی سوار بدلا ہے۔

حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں کہ میری سواری جھوم جھوم کر چلتی اور کبھی کبھی گنگناتی تو یوں محسوس ہوتا جیسے کہہ رہی ہے۔

واللہ ان لی لشانا شانی	اللہ کی قسم آج مجھے اللہ نے عظیم شان
بعثنی اللہ بعد موتی	عطا کر دی ہے۔ موت کے بعد دوبارہ
وردلی سمنی بعد هزالی	زندگی، کمزوری کے بعد پھر طاقت
ویحکن یا نساء بنی سعد	عنایت کر دی ہے۔ اے بنی سعد
انکن لفی غفلة وهل تدرین	کی عورتو ! تم غفلت میں رہیں تمہیں
من علی ظهری ؟ علی ظهری	پتہ ہے میری پشت پہ کون سوار ہے؟
خیر النبیین و سید	میری پشت پر سید الانبیاء اور
المرسلین وخیر الاولین	رب العالمین کا محبوب سوار
والآخرین وحبیب رب	ہے۔
العالمین۔ (انسان العیون، ۱ : ۱۴۸)	

پتھروں کا سلام ۔ درختوں کا استقبال

قاضی ثناء اللہ پانی پتی حلیمہ کی واپسی پر راستے کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

اذا مشت به علی وادیالیں	جہاں جہاں سے آپ کی سواری
اخضرفی الوقت وکانت	گزرتی وہاں وہاں سبزہ اُگ آتا
تسمع الاحجار تنطق بسلامها	پتھر آپ کو سلام عرض کرتے ۔ درخت
علیه والاشجار تحنی باغصانها	اپنی ٹہنیوں کیست جھک کر استقبال
الیه ۔ (المظہری ، ۶ : ۵۲۸)	کرتے ۔

علاقہ کی شادابی

حضرت حلیمہ جب آپ کو لے کر بنی سعد کے علاقہ میں پہنچیں تو وہ علاقہ جہاں قحط سالی کی وجہ سے گھاس تک نظر نہ آتی تھی آج اتنا سرسبز و شاداب ہو چکا تھا کہ اس کی مثال نہیں ملتی ۔ اس شادابی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت حلیمہ کہتی ہیں :

لا اعلم ارضا من اراضی	اللہ کی وسیع زمیں ہماری زمین سے
اللّٰه اجدب منها ۔	بڑھ کر کوئی سرسبز نہیں
(انسان العیون ، ۱ : ۱۴۸)	

خوشبوؤں کی خیرات

جب آپ کی سواری حلیمہ کے ہاں پہنچ گئی تو کیفیت یہ تھی :

لم یبق منزل من	آپ کی برکت سے بنی سعد کے
منازل بنی سعد الا شممنا	ہر گھر سے کستوری کی طرح خوشبو
منه ریح المسك	آتی تھی (جل الھدیٰ ، ۱ : ۲۴۲)

حلیمہ کا گھر — فیضان کا گہوارہ

جب بنی سعد کے لوگوں نے آپ کی آمد پہ بے شمار برکتوں کا نزول دیکھا تو ان کے دلوں میں آپ کی عظمت اور محبت پیدا ہو گئی۔ ان سب کو آپ کے مبارک ہونے کا اس طرح کامل یقین ہو گیا کہ جس کسی کو بھی کوئی بیماری یا تکلیف ہوتی بھاگا بھاگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آتا۔

امام محمد بن یوسف شامی لکھتے ہیں:

القیت محبتہ صلی اللہ علیہ	لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبت
وسلم فی قلوب الناس حتی ان	اس طرح راسخ ہو چکی تھی کہ اگر
احدھم کان اذا نزل بہ	کوئی بھی ان میں بیمار ہو جاتا تو وہ
اذی فی جسدہ اخذ کفہ	آکر آپ کا دست اقدس پکڑ کر اپنے
صلی اللہ علیہ وسلم فیضعھا	جسم کے ساتھ مَس کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ
علی موضع الاذی فیبرأ	اس کی برکت سے فی الفور اس کی
باذن اللہ تعالیٰ سریعًا۔	تکلیف کو رفع فرما دیتا۔

(سبل الھدیٰ والرشاد ۱: ۲۷۴)

بکری کا سجدہ اور بوسہ

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں اپنے صحن میں آپ کو گود میں لیے بیٹھی تھی کہ اتنے میں میری بکریاں آگئیں۔

اذ مرت بہ غنیمانی فاقبلت	وہ تمام میرے پاس سے گزرتی گئیں
واحدۃ منھن حتی سجدت	لیکن ایک نے آگے بڑھ کر آپ کے

له وقبلت رأسه ثم ذهبت الی صواحبها۔ (انسان العیون، ۱: ۱۴۸)

سرِ اقدس کو چوم لیا اور سجدہ کیا۔

آپ کے پنگھوڑے کو فرشتے حرکت دیتے

قاضی ثناء اللہ پانی پتی آپ کے خصائص شمار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وعد من الخصائص ان مهده صلی اللّٰه علیه وسلم کان یتحرک بتحریک الملائکة۔ (المظہری، ۶: ۵۲۷)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پنگھوڑے کو فرشتے حرکت دیتے تھے۔

کھیلنے سے اجتناب

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھیل کود سے لگن نہ تھی۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں:

وکان صلی اللّٰه علیه وسلم یخرج فینظر الی الصبیان یلعبون فیجتنبهم۔ (سبل الھدیٰ، ۱: ۴۷۳)

آپ جب بچوں کو کھیلتا دیکھتے تو آپ اجتناب فرماتے۔

حلیمہ کے گھر میں چراغ کی ضرورت نہ رہی

جب نورِ مجسم کا حلیمہ کے گھر ورودِ مسعود ہوا تو ان کا گھر بغیر چراغ جلائے روشن رہتا۔ محدث ابن الجوزی نقل کرتے ہیں کہ سیدہ حلیمہ فرمایا کرتی تھیں:

اذا رضعته فی المنزل استغنی به من المصباح۔ (المیلاد النبوی، ۴۵)

جن دنوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا کرتی تھی ان دنوں مجھے چراغ کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

سب سے پہلی گفتگو

حلیمہ سعدیہ کے گھر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا میں جب زبان کھولی تو آپ کی زبان سے جو الفاظ نکلے وہ اپنے محبوبِ حقیقی کی حمد و ثنا پر مشتمل تھی۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے:

اول کلام تکلم صلی الله علیه وسلم به حین فطمته الله اکبر کبیرا والحمد لله کثیرا وسبحان الله بکرة واصیلاً
(السیرۃ النبویہ، ۱: ۲۲۸)

سب سے اولین گفتگو جو آپ نے فرمائی وہ ان کلمات پر مشتمل تھی۔ اللہ سب سے بڑا اور بزرگ ہے اور تمام حمد اسی اللہ کے لیے ہے۔ صبح و شام اسی کی تسبیح ہے۔

بعض روایات میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں:

لا الٰہ الا اللہ قدوسا قدوسا. العیون والرحمٰن لا تاخذہ سنۃ ولا نوم۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ قدوس ہے تمام لوگ سو گئے لیکن رب رحمٰن کو نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ۔

یہ بھی واضح رہے کہ جب سے آپ نے کلام کرنا شروع فرمایا ہر بات سے پہلے بسم اللہ پڑھتے تھے۔

حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں:

وکان صلی الله علیه وسلم لا یمس شیئًا الا قال بسم الله
(انسان العیون، ۱: ۱۵۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ کہے بغیر کسی شے کو ہاتھ تک نہیں لگاتے تھے۔

جب آپ دو سال کے ہوئے تو ایک دن آپ نے حضرت حلیمہ سے پوچھا

کہ دن کے وقت میرے رضاعی بھائی نظر نہیں آتے کہاں چلے جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استفسار پر انہوں نے بتایا:

یرعون بھما غنماً لنا فیروحون من اللیل۔	وہ صبح سے شام تک بکریاں چرانے جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا:

ابعثنی معھم؟	کیا آپ مجھے بھی ان کے ساتھ جانے کی اجازت دیتی ہیں؟

حلیمہ نے محبت کی وجہ سے اجازت نہ دی لیکن آپ نے اصرار فرمایا تو کہا کہ کبھی کبھی چلے جایا کرو۔ چنانچہ آپ کبھی کبھی اپنے بھائیوں کے ساتھ بکریاں چرانے کے لیے تشریف لے جاتے۔

رضاعی بھائی بہنوں کے تاثرات

جب آپ چراگاہ سے اپنے دیگر بھائیوں کے ساتھ واپس آتے تو حلیمہ سعدیہ ان سے آپ کے احوال دریافت کرتیں۔ ان کے بیان کردہ تاثرات کی چند جھلکیاں تفسیر مظہری کے حوالے سے ملاحظہ ہوں۔

۱۔ ان اخی الحجازی اذا وقف بقدمیہ علی الوادی یخضر لوقتہ۔	ہمارے حجازی بھائی کے جہاں جہاں قدم پڑتے ہیں وہاں سبزہ اگ آتا ہے۔
۲۔ اذا جاء الی البئر ونحن نسقی الاغنام یعلوا الماء الی فم البئر۔	جب ہم بکریوں کو پانی پلانے کے لیے کسی کنویں پر لے جاتے ہیں تو ہمیں پانی نکالنے کی ضرورت

نہیں رہتی بلکہ پانی خود بخود اوپر آجاتا ہے۔

۳۔ اذا قام فی الشمس ظلته الغمامه۔

دھوپ کے وقت بادل ان پر سایہ کر لیتا ہے۔

۴۔ تاتی الوحوش الیه وھو قائم نتقبله۔

تمام وحشی جانور آپ کے قدموں کو چومتے رہتے ہیں۔

امام ابن الجوزیؒ نے ان کے تاثرات میں یہ بھی نقل کیا گیا ہے۔

۵۔ لا یمر علی شجر ولا حجر الا سلم علیه۔ (المظہری، ۶ : ۵۲۸)

کوئی درخت اور پتھر ایسا نہیں جس کے پاس سے آپ کا گزر ہو اور وہ آپ کو سلام نہ کہے۔

۶۔ اذا مشی علی الصخر یغوص تحت قدمیه کالعجین (المیلاد النبوی، ۵۵)

جب آپ کسی سخت پتھر پر قدم رکھتے ہیں تو وہ آٹے کی مانند نرم ہو جاتا۔